شادی کے لیے جو رقم جمع کی جائے اس پر زکوۃ اور قربانی کا حکم

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1678

تاریخ اجراء: 04ذوالقعدۃالحرام1444ھ/25مئی2023ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر بچی نابالغ ہو اور والدین اس کی شادی کے لیے پیسے جمع کر رہے ہوں اور وہ پیسے نصاب کو پہنچ جائیں تو کیا اُن پیسوں پر زکوۃ واجب ہوگی؟ اور کیا قربانی بھی واجب ہوگی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بچی کی شادی کے لیے جمع شدہ رقم جب خود یا دوسرے اموالِ زکوۃ سے مل کر نصاب کو پہنچ جائے اور اُس پر سال بھی گزر جائے، تو زکوۃ واجب ہونے کی دیگر شرائط پائے جانے کی صورت میں، والدین میں سے جس کی ملکیت میں وہ رقم ہے، اُس پر اِس کی زکوۃ واجب ہوگی، کیونکہ بچی کی شادی کے لیے جمع شدہ رقم حاجت اصلیہ میں شمار نہیں ہوگی بلکہ حاجت اصلیہ سے زائد ہے اور حاجت اصلیہ سے زائد رقم جب خود یا دیگر اموال زکوۃ سے مل کر نصاب کو پہنچ جائے اور دیگر شرائط پائی جائیں تو اُس رقم پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔

نیز والدین میں سے جس کی ملکیت میں وہ رقم ہے، اور وہ رقم خود یا کسی بھی طرح کے حاجت سے زائد مال کے ساتھ مل کر (اگرچہ وہ مال، مال نامی نہ ہو) نصاب کے برابر پہنچے تو اُس پر دیگر شرائط پائے جانے کی صورت میں قربانی بھی واجب ہوگی، کیونکہ مالک نصاب پر دیگر شرائط پائے جانے کی صورت میں قربانی بھی واجب ہوتی ہے اور قربانی میں نصاب کی تکمیل کے لیے مال نامی ہونا شرط نہیں۔

تنویر الابصار میں ہے "وسببه ملك نصاب حولی تام فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد وفارغ عن حاجته الاصلية" ترجمہ: زکوۃ فرض ہونے کا سبب نصابِ حولی (یعنی وہ نصاب جس پر سال گزر جائے) کا مکمل طور پر مالک ہونا ہے، جو ایسے دین سے فارغ ہو، جس کا لوگوں کی طرف سے مطالبہ ہو اور حاجت اصلیہ سے زائد ہو۔

(تنویر الابصار مع الدر المختار ورد المحتار، جلد3، صفحہ208تا212، دار المعرفة، بیروت)

قربانی کے نصاب کے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے: ”والموسر فی ظاھر الروایۃ من لہ مائتا درھم أو عشرون دینارا أو شئ یبلغ ذلک سوی مسکنہ ومتاع مسکنہ ومرکوبہ وخادمہ فی حاجتہ التی لا یستغنی عنھا“ ترجمہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق قربانی کے لیے صاحب نصاب وہ شخص ہے جس کے پاس دو سو درہم (یعنی ساڑھے باون تولے چاندی) یا بیس دینار (یعنی ساڑھے سات تولے سونا) ہو یا حاجت کے علاوہ کسی ایسی چیز کا مالک ہو جو ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کو پہنچے۔ حاجت سے مراد رہنے کا مکان، گھریلو سامان، سواری اور خادم ہیں، جن کے بغیر اس کا گزارہ نہ ہو۔ (فتاوی عالمگیری، جلد5، صفحہ361، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ہدایہ میں ہے: ”الاضحیۃ واجبۃ علی کل حر مسلم مقیم موسر فی یوم الاضحی عن نفسہ“ ترجمہ: ہر آزاد مسلمان مقیم شخص پر جو قربانی کے دنوں میں صاحب نصاب ہو، اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔ (ہدایہ، جلد4، صفحہ443، مطبوعہ: ملتان)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم